خطبات خواجہ شمس الدین عظیمی

ACD 72

Track - 2

20:07

''پیغمبر اللہ کے ذریعے سوچتے ہیں''

رسول اللہ ﷺ کی یوم ولادت اور یوم وفات... صرف مسلمانوں کے لئے نہیں پوری نوع انسانی کے لئے اللہ تعالیٰ کی ایسی ہدایتیں اور رموز چھپے ہوئے ہیں کہ جن سے اگر پردے اٹھ جائے تو نوع انسانی کی یہ تڑپ نوع انسانی کی یہ پریشانی ، مصیبتیں اور عدم تحفظ کا احساس ختم ہوجائے گا۔ رسول اللہ ﷺ رحمت للعالمین ہیں، محبوب رب العالمین ہیں، اور خاتم النبیین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو وہ مقام عطا فرمایا ہے، جو ازل سے اب تک کسی کو حاصل نہیں ہوا۔ اور ابد تک بھی کسی کو حاصل نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کے اوپر جو بھی نعمتیں نازل کیں تو خود اللہ تعالیٰ نے یہ فرمادیا یوم اکملت لکم دینکم ... و نعمتی ... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے اپنی نعمتیں اپنے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ کے اوپر پوری فرمادی ہیں۔ غور طلب بات یہ ہے کہ وہ خالق اللہ کہ جس نے اتنی بڑی کائنات بنائی ہے ایسا بڑا اللہ کہ جس نے کائنات کو اس طرح ترتیب دیا کہ کائنات کے کسی بھی گوشے پر اگر کوئی انسان تفکر کرنے لگے تو نوع انسانی کی نسلیں ختم ہوجائیں گی لیکن وہ گوشہ نہیں کھلے گا۔ کائنات کے جس گوشے میں آپ داخل ہوجائیں اور آپ کے اندر تفکر کا پیٹرن بیدار اور متحرک ہوجائے تو نسلیں ختم ہوجائیں گی وہ گوشہ جو ہے وہ پھر بھی نامکمل رہے گا اور کوئی آدمی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہم نے اس گوشے کی تکمیل کرلی ہے۔ اس بات کو خود اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا کہ یہ جو تمہارے سارے سمندر ہیں یہ روشنائی بن جائیں، اور یہ جتنے درخت ہیں سب درخت جو ہیں ان کی شاخیں ، ان کے تنے قلم بن جائیں ۔ اب آپ غور فرمائیں ایک بڑا درخت ہے، اس کے آپ قلم بنانے لگیں تو شاخوں میں سے کتنے قلم نکلیں گے، اس کے تنوں کو آپ کاٹ کر تختے بنائیں، ان تختوں میں سے کتنے قلم بنیں گے؟ تو ایک بڑے درخت میں سے اگر ہم قلم بنائیں تو میرا خیال ہے دس بیس ہزار قلم تو نکل آئیں گے۔ اب اللہ تعالیٰ کی اتنی زیادہ درخت ہیں اس دنیا میں کہ جن کا نہ کوئی شمار ہے نہ کوئی تعداد ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ سارے درخت تم کاٹ کے چھانٹ کے انہیں قلم بنالو اور جتنے سمندر ہیں اور پانی ہے ان سب کو روشنائی بنالو۔ اور اللہ تعالیٰ کی باتیں نوٹ کرنا شروع کردو۔ سمندر بھی ختم ہوجائے گا۔ اور درخت بھی ختم ہوجائیں گے اور اللہ کی باتیں پھر بھی باقی رہیں گی۔ وہ اللہ یہ کہہ رہاہے، ہم نے اپنے محبوب پر نعمتیں پوری کردی ہیں۔ غور فرمائیں آپ کہ اللہ کی تعریف یہ ہے کہ اگر آپ اللہ کی توصیف اور تعریف کو اکھٹا کرنے کے لئے سارے سمندر

اکھٹے کرلیں اور ساری درختوں کو قلم بنالیتو سمندر بھی خشک ہوجائیں گے یعنی سیاہی ختم ہوجائے گی اور درخت بھی ختم ہوجائیں گی اور اللہ کی باتیں پھر بھی باقی رہیں گی ۔ وہ اللہ کہتا ہے ہم نے اپنے محبوب پر نعمتیں پوری کردی ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ پر اتنی نعمتیں نازل کیں اللہ تعالیٰ نے اتنے انعامات عطا کئے کہ درخت بھی سارے ختم ہوگئے اور سمندر بھی خشک ہوگئے اور اللہ تعالیٰ کی باتیں پھر بھی رہ گئیں لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ ساری نعمتیں عطا کردیں۔ اب یہ بات بہت زیادہ غور طلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ساری کائنات بنائی۔ اس کائنات میں پیغمبر بھیجے۔ بتایا جاتا ہے ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش پیغمبر بھیجے۔ وہ پیغمبر دراصل اس لئے بھیجے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کا تعارف چاہتے تھے۔ دنیا میں لاکھوں سال سے پیغمبر آتے رہے۔ اب دیکھئے ناں پیغمبروں کا کتنا فاصلہ ہے ۔ اب مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دو ہزار سال ہوگئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پندرہ سو سال ہوگئے۔ مطلب یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درمیان میں تقریباً پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔ تو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کو اگر پانچ سو سال سے آپ ضرب دیں تو کتنے سال ہوگئے؟ تواتنی پرانی دنیا کو اللہ تعالیٰ نے سجا کے بنا کے رکھا اور ہر پانچ سو سال بعد یا ہزار سال کے بعد یا تین سو سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایک پیغمبر بھیجا۔ اس لئے بھیجا کہ وہ نوع انسانی کو اس بات کے لئے تیار کریں کہ اللہ کا حبیب آنے والا ہے۔ نوع انسانی کا شعور اتنا بالغ ہوجائے کہ خاتم النبیین ﷺ کی عظمت کو پہچان سکے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر۔ اگر ہم ان کا فاصلہ ایک پیغمبر سے دوسرے پیغمبر کا فاصلہ پانچ سو سال بھی رکھیں تو آپ دیکھئے کروڑوں سال بنتے ہیں۔ تو کروڑوں سال سے اللہ تعالیٰ اس بات کا اہتمام کررہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب اور اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ کو سمجھنے کے لئے لوگوں کے اندر شعور پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے نام بھی رکھا محمد۔ تعریف کیا ہوا۔ ایسا بندہ جو تعریف شدہ ہے۔ اس کی زندگی ہی تعریف شدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نام بھی محمد رکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے معراج کا واقعہ خود ہی قرآن میں بیان کردیا۔ کہ صاحب اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اپنے بندے کو بلایا۔ اپنے پاس بلایا۔ اپنے پاس بلایا اور اس سے راز و نیا ز کیے (عربی آیت سورہ نجم کی) ۔ ہم نے اسے اپنے محبوب بندے کو قرب عطا کیا۔ وصل عطا کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے اپنے بندے کو وصل عطا کیا قرب عطا کیا اور اس سے راز و نیا زکی باتیں کیں۔ پھر خود ہی تصدیق بھی فرمائی کہ یہ کوئی خواب خیال کی باتیں نہیں ہیں کہ خیال میں بات آگئی یا خواب میں۔ ایسا نہیں ہے ... ما کذب الفؤاد ما رائ... جو کچھ دیکھا سچ دیکھا اللہ اس کی سند دیتا ہے۔ یہ حضور کی مختصر سی حضور کی تعریف میں تو پندرہ سو سال ہوگئے ہزار ہا کتابیں لکھی گئیں۔ کروڑ ہا صفحات لکھے گئے۔ کھربوں اور سنکھوں الفاظ لکھے گئے لیکن حضور کی تعریف ختم نہیں ہوئی۔ ہو بھی نہیں

سکتی۔ اس لئے کہ کروڑوں سال سے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اس بات کا اعلان کررہے ہیں کہ اللہ کا بندہ آئے گا ، اللہ کا بندہ آئے گا، اللہ کا حبیب آئے گا اور اسکے استقبال کے لئے تیار ہوجاؤ اس کی بات سننے کے لئے تیار ہوجاؤ۔ اللہ کا بندہ آگیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک عجیب شان دکھائی۔ ایسا بندہ کہ پڑھا لکھا بھی نہیں ہے۔ دستخط کرنا بھی نہیں آتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس بندے کی تعریف اور توصیف بیان کرنے کے لئے اسے قرآن سکھا دیا۔ ایک ایسی کتاب اس کو سکھا دی کہ آج پندرہ سو سال ہوگئے آج تک اس کی تفسیر ہی نہیں ہوسکی۔ ہر آدمی جو پیدا ہوتا ہے قرآن کی تفسیر کرتا ہے قرآن کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ جتنی کوشش کرتا ہے اتنے ہی قرآن کے گوشے اجاگر ہوتے چلے جاتے ہیں ۔ جتنا ہی کوئی آدمی قرآن کے اندر تفکر کرتا ہے اس کی گہرائی میں جاتا ہے دماغ روشن ہوجاتا ہے، پر انوار ہوجاتا ہے۔ اور بالآخر وہ آدمی اس روشنی میں اور انوار میں خود ہی جذب ہوکر اس دنیا سے چلاجاتا ہے اور باتیں پھر بھی باقی رہتی ہیں۔ تو ہم اس پیغمبر ﷺ کے امتی ہیں۔ یہ ہمارا نصیب ہے ۔ یہ ہمارا نصیب ہے کہ ہم اللہ کے ایسے برگزیدہ بندے اور محبوب کی نسبت رکھتے ہیں جس محبوب کے تعارف کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے۔ لیکن اس نسبت کا ہم کہ فائدہ اٹھاتے ہیں یا اس نسبت کا ہم نے کتنا احترام کیا ہے۔غور طلب بات ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ فرمایا وہ زبانی تو ہمیں سب کو یاد ہے۔ ہم اس کا تذکرہ بھی کرتے ہیں۔ لیکن عملاً کچھ نہیں ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ کی پیدائش سے وصال تک کی زندگی اور رسول اللہ ﷺ کی وصال کے بعد سے اب تک کی حضور پاک کی زندگی جو موجود ہے وہ کھلی کتاب کی طرح ہے۔ اس میں کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے۔ کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے کہ ہم یہ کہیں گے کہ جی اس میں تو پردہ پڑا ہوا ہے۔ ہم اس کو تو استعمال نہیں کرسکتے۔ لیکن اس کے باوجود حضور کی ساری زندگی مطہرہ سیرت پاک کھلی کتاب کی طرح ہے۔ ہم کبھی نہ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور نہ کبھی اس گہرائی میں اپنے ذہن کو مرکوز کرکے اس کے جوہر حاصل کرتے ہیں۔
رسول اللہ ﷺ کی اگر زندگی کے اوپر اگر غور کیا جائے پیدائش سے جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس دنیا میں تشریف لائے اور جب شعور کو پہنچے تو رسول اللہ ﷺ کی زندگی کو اگر مختصر الفاظ میں بیان کیا جائے تو وہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ اللہ کی آیات میں اللہ کی نشانیوں میں غور و فکر کیا۔ حضور نے یہ بتایا کہ اگر تمہیں اپنی دنیا اور دین روشن کرنی ہے تو اس کا واحد طریقہ یہ ہے کہ تم اللہ کی نشانیوں میں غور و فکر کرو۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ان فی ذالک لایت لاولی الالباب ... جو لوگ ... ہوتے ہیں اور جو لوگ سعید ہوتے ہیں ان کی نشانی یہ ہے کہ وہ اللہ کی آیات میں غور و فکر کرتے ہیں۔ اپنی پیدائش پہ غور کرتے ہیں۔ اللہ نے جو زمین پر وسائل پھیلائے ہیں اس پر غور کرتے ہیں۔ چاند، سورج، ستاروں پر غور کرتے ہیں۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ کے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی باتوں پر غورو فکر کرتے

ہیں۔ لیکن بد نصیبی ہماری یہ ہے کہ زبانی جمع خرچ تو ہم بہت کرتے ہیں
لیکن غور و فکر کچھ بھی نہیں کرتے۔ تفکر ہمارے اندر بالکل نہیں ہے۔ یہی بد
نصیبی ہے جس کی وجہ سے ہم اس عظیم نعمت سے آج محروم ہوگئے۔ جس
عظیم نعمت کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو یہاں منتخب فرمایا۔اور حضور ﷺ
کو متعارف کرانے کے لئے کروڑوں سال سے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مسلسل
اور متواتر آتے رہے۔ ہر پیغمبر کی تعلیمات میں آپ کو یہ بات ملے گی کہ ہمارے
بات ایک بندہ آئے گا۔ ایک نجات دہندہ آئے گا بھئی اس کی پیروی کرنا۔ لیکن
جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں نے جو
یہ بات کہی کہ ہمارے بعد نجات دہندہ آئے گا اللہ کا محبوب آئے گا ﷺ لیکن
رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد یہ نہیں فرمایا کہ کوئی آئے گا۔ اللہ تعالیٰ نے چونکہ
رسول اللہ ﷺ پر اپنی نعمتیں پوری کردی ہیں۔ جب نعمتیں پوری ہوگئیں تو اب
کون آئے گا۔ لیکن اس کے باوجود کہ ہم ایسی ہستی مبارک کی امت ہیں جس
کے اوپر اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام نعمتیں پوری کردی ہیں ﷺ جس کو اللہ تعالیٰ نے
اپنے قریب بٹھا کر راز و نیاز کی باتیں کیں۔ ہم اس کی امت ہونے کا دعویٰ کرتے
ہیں۔ اور عمل جو ہے وہ ہم اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کے دیکھیں ہمارا کیا
عمل ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ کی یوم پیدائش یا یوم وصال دراصل ہمیں اس طرف
متوجہ کرتی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی پیدائش سے لے کر اور وصال کی گھڑی
تک رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے اوپر غور کریں۔ اور غور و فکر کے بعد اس زندگی
پر عمل کریں۔ جب ہم غور ہی نہیں کریں گے تو فکر کہاں سے کریں گے؟ ایک
بات۔ دوسری بات جو بہت زیادہ غور طلب ہے وہ یہ ہے کہ جتنے بھی انبیاء آئے
ہیں یا جتنی بھی کتابیں موجود ہیں یا جتنے بھی قرآن پاک میں انبیاء علیہم
الصلوٰۃ والسلام کے قصص ہیں ان میں آپ کو ایک بات مشترک نظر آئے گی۔ وہ
بات کیا ہے؟ وہ بات یہ ہے کہ تمام پیغمبروں کی طرز فکر ایک ہے۔ اور وہ طرز
فکر یہ ہے کہ اس دنیا کو بنانے والی واحد ہستی اللہ ہے۔اس دنیا کو فیڈ کرنے
والی واحد ہستی اللہ ہے۔ تمام پیغمبروں کی تعلیم میں یہ بات آپ کو ملے گی
کہ وہ وحدانیت کا درس دیتے تھے۔ وہ تمام بتوں کو توڑ کر ایک اللہ کے سامنے
جھکنے کا درس دیتے ہیں۔ تو جب ہم انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے
ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا مطالعہ کریں گے اور ان کی زندگی کے
بارے میں غور و فکر کریں گے تو اس کا نتیجہ یہ مرتب ہوگا کہ ہمیں رسول اللہ
ﷺ کی طرز فکر منتقل ہوجائے گی۔ اور جب ہمیں رسول اللہ ﷺ کی طرز فکر
منتقل ہوجائے گی تو ہم بھی رسول اللہ ﷺ کے امتی ہونے کی حیثیت سے اللہ
تعالیٰ کے دوست بن جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کو رسول اللہ ﷺ کی طرز فکر پسند
ہے۔ اگر ہم حضور پاک ﷺ کے امتی ہیں تو ہمیں چاہئیے کہ رسول اللہ ﷺ کی
طرز فکر اپنے اندر منتقل کریں تو دوست کا دوست دوست ہوتا ہے۔ تو ہماری
بھی دوستی اللہ سے ہوجائے گی۔ ہمیں بھی معراج نصیب ہوجائے گی۔ یہ الگ با
ت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جیسی معراج تو کسی کو حاصل نہیں ہوسکتی۔ بھئی

ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کو رسول اللہ جیسی معراج حاصل نہیں ہوئی
تو امتیوں کو کیسے ہوجاتی؟ لیکن بہرحال معراج ضرور حاصل ہوتی ہے۔ جتنی
بھی استطاعت ہے جتنی بھی سکت ہے۔ معراج سے مراد یہ ہے کہ اللہ کی
دوستی کا شرف حاصل ہوجائے۔ اب جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ... الصلوٰۃ
معراج المؤمنین ... نماز مومنین کی معراج ہے۔ یعنی نماز جو حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے بتائی ہے وہ ایک مومن کے لئے معراج ہے۔ تو نماز مومن کے لئے معراج
ہوسکتی ہے تو رسول اللہ ﷺ کی طرز فکر بھی مومن کے لئے معراج ہوسکتی ہے
اور وہ معراج رسول اللہ کی معراج نہیں ہے۔ وہ معراج یہ معراج ہے کہ آپ کو
اللہ کی محبت حاصل ہوجائے یا اللہ کی دوستی حاصل ہوجائے۔ اللہ کی دوستی
کا شرف حاصل ہوجائے۔ یہ عید میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں بہت کچھ پڑھا جاتا
ہے۔ نعتیں بھی ہوتی ہیں۔ سلام بھی ہوتا ہے۔ درود بھی ہوتا ہے۔ بہت
ضروری ہے۔ لیکن ساتھ ساتھ یہ ایک بات بہت زیادہ غور طلب ہے کہ اس
ہستی کا ادراک آپ کو ہونا چاہئیے۔ جس ہستی کے تعارف کے لئے اللہ تعالیٰ نے
ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے۔ اور اس ہستی کی آپ کو طرز فکر منتقل
ہونی چاہئیے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی طرزفکر یہ ہے کہ وہ سب کچھ اللہ کو جان
کے کرتے ہیں۔ اور سب کچھ کئیر آف اللہ کرتے ہیں۔ حضورقلندر بابا اولیاء نے
اپنی کتاب لوح و قلم میں فرمایا رسول اللہ ﷺ کی طرز فکر یہ تھی کہ وہ ہر
چیز کو ، ہر بات کو کئیر آف اللہ جانتے تھے۔ان کی عادت مبارکہ میں یہ بات
شامل تھی کہ ہر بات کا رخ ارادی طور پر اور غیر اختیاری طور پر اللہ کی
طرف موڑ دیا جائے۔ اگر ہمیں رسول اللہ ﷺ کی طرز فکر حاصل ہوجائے جو
کوشش سے حاصل ہوسکتی ہے اس لئے کہ ہمیں حضور پاک ﷺ کی نسبت حاصل
ہے۔ تو جب ہم ہر بات کئیر آف اللہ کی طرف موڑ دیں گے اللہ سے ہماری
دوستی ہوجائے گی اور جب اللہ سے ہماری دوستی ہوجائے گی تو یہ ساری
پریشانیاں، ساری تکلیفیں، سارے تردد، سارے تفکرات ......(اختتام)۔